U21228 Date 23-12-09

Title - DEEWAN HOSH BA GULZAR HAMESHA BAHAR

Creator - Hosh.

Publisher - Matba Nizamul Mataba (Madras)

Date - N.A.

Pages - 16.

Subjects - Urdu Shayari - Qat'aat ; Hosh - Sawaneh; Khutoot - Mashaheer Shora.
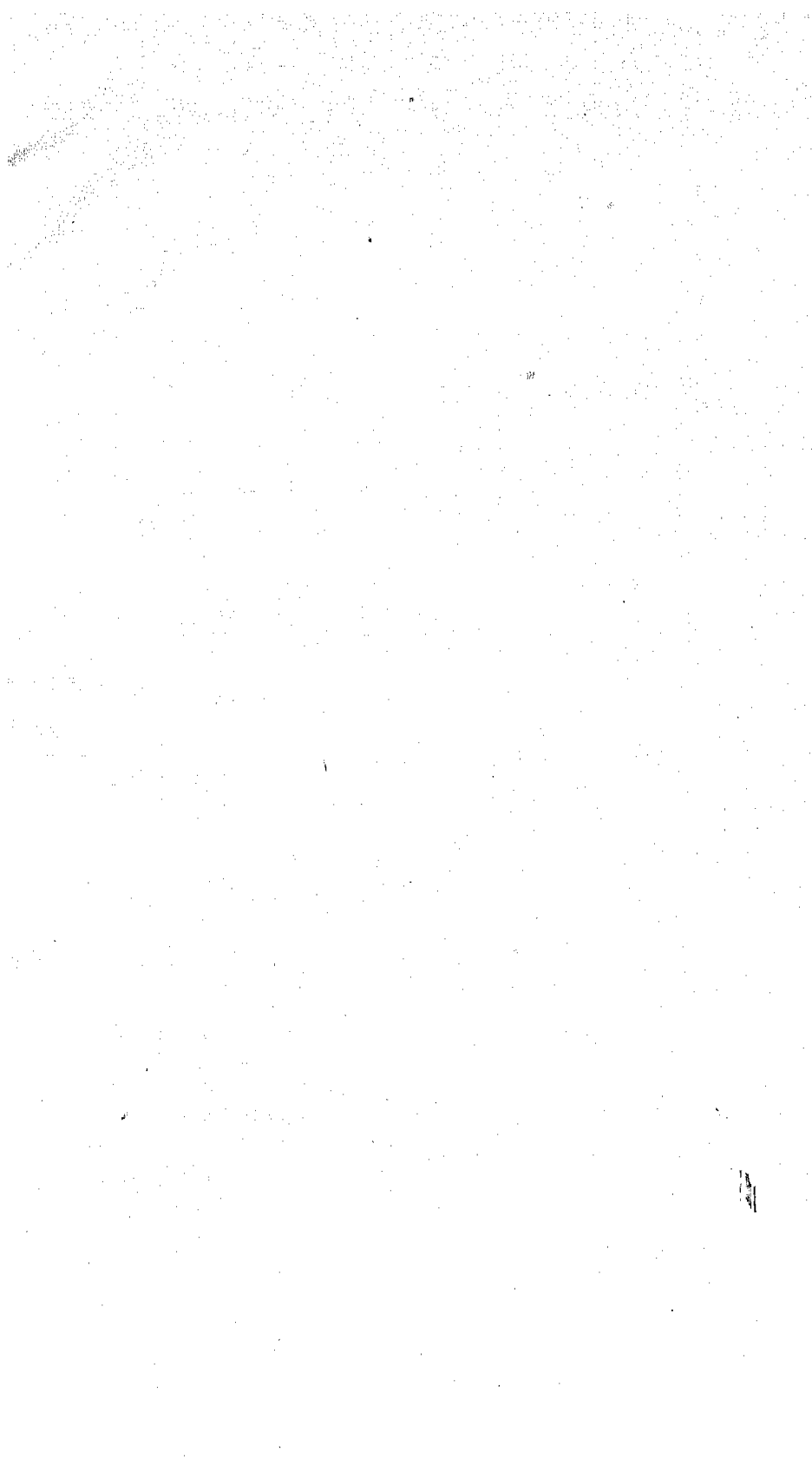
قطعات تواریخ دیوان فصاحت عنوان جناب ہوش
مسمے بہ
گلزار ہمیشہ بہار
(کاتب ہذا المجموعہ شیخ محمد عبدالرحمن ترچناپلوی)
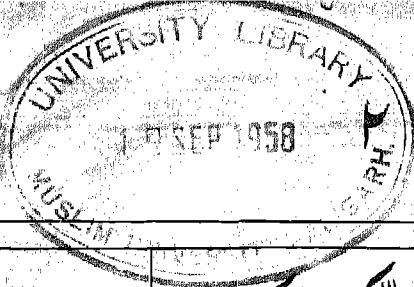
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعات تواریخ طبع دیوان جناب ہوش

جناب ہوش صاحب نے ایک اپنا دیوان عالیجناب فیضمآب شاعر یگانہ مشہور زمانہ۔ غواص بحر سخنوری۔ رونق افزای بزم معنی پروری۔ سخنور خوش گفتار۔ فخر روزگار افصح زمان۔ ابلغ دوران افصح الفصحا۔ ابلغ البلغا۔ مستند الشعرا نواب مرزا خان صاحب دہلوی المتخلص بداغ کو بھیجا اور اُن سے تاریخ طلب کی تو آپ نے اونکے شعر کی بہت توصیف تحریر فرمائی اور عمدہ دو تاریخ یک ہی مصرع مین بہت بہتر طور سے ترکیب دی ہی اور وہ یہہ ہے

جناب ہوش کے دیوان مین وہ مضمون ہین رنگین	سخنور دیکھکر جسکو سخن کا بلغ کہتے ہین
کہا ہاتف نے تاریخین ہین دو نام ایک مصرع مین	گل مقصود اعظم + نظم ہوش یادگار
	۱۳۰۱ھ ۱۳۰۱ھ

نقل خط جناب داغ صاحب دہلوی

مکرم بندہ معظم بندہ مولوی محمد اعظم صاحب افصح الفصحائی مندراس ہنر شناس دام بعد از سلام سنت الاسلام مدعا طراز ہون اول دیوان بلاغت عنوان پہونچا۔

روز کی بعد عنایت نامہ آیا ممنون ہون منت فرمایا یہہ دیوان سخن کی جان ہی اوسکا مطالعہ
اہل سخن پر احسان ہی اہل ہند اس مین ایسا فصیح و بلیغ کلام میری نظر سی نہین گذرا
میری زبان نہین کہ اوسکی تعریف کر سکون حسب ارشاد قطعہ تاریخ ملفوف بھیجتا ہون
پسند و ناپسند سی ضرور مطلع فرمائے مترصد ہون کہ ہمیشہ کار لایقہ سی یاد و شاد
فرماتے رہی کہ المکتوب نصف الملاقات زیادہ نیاز راقم اشم نواب مرزا خان داغ دہلوی

شاعر ہمہ دان - دبیر رنگین بیان - شہسوار میدان بلاغت - طوطی شکرستان
فصاحت - مہر سپہر سخنوری - خدیو کشور معنی پروری - صاحب طبع فائق -
خداوند نظم رائق - عالیجناب فیضماب منشی امیر احمد صاحب مینائی المتخلص بہ امیر
کو جناب ہوش صاحب نے اپنا دیوان روانہ کر کے تاریخ طلب کی حسب
فرمایش جناب کو ر نے یہہ قطعہ روانہ فرمایا

ہشیار رہو مستان سخن ہوش کا دیوان
مطبوع ہوا کیف بڑھا طبع رسا کا
مستون کی طرح جھومتے ہین اہل معانی
یہہ کیف غضب کا ہی یہ نشہ ہی بلا کا
منبر سی گری پڑتی ہین واعظ سر مجلس
ہی پیکر توبہ شکنی کا یہی خاکا
زاہد کی لڑی آنکھہ تو وہ حور اوسی سمجھا
قاضی نے اوسی دختر رز جان کر تاکا
بخشا یہ سرور اس مئی بیدردی نے سب کو
ہی عرش معلی پہ دماغ اب شعرا کا
ہی یہ وہ پری ہوش جو پریون کے اڑا دی
دیکھو جسی وہ مست ہی مستانہ ادا کا
مستی مین یہ تاریخ کہی مینے امیر آج
شیشہ ہی یہہ دیوان مئی ہوش ربا کا
۱۳۰۵ھ

شاعر شیرین زبان۔ بلبل گل زمین ہندوستان۔ سرچشمۂ لالہ زار فصاحت۔ آبرو دہ دُرر بلاغت عمدۂ شعرای ماضی وحال۔ منتخب ارباب کمال۔ جناب عابد حسین صاحب متخلص عابد ناظر ہا ٹریری مجسٹریٹ ملاپور ضلع سیتاپور سے جب جناب ہوش نے اپنے دیوان کی تاریخ طلب کی تو آپ نے نہایت رنگین عبارات کے ساتھہ ایک خط تحریر کیا اور چند قطعات تاریخ کے بڑے نازک تلاشی سے فارسی اور ہندی مین تحریر فرمائے اور وہ یہہ ہے۔

معمای اول

در گلزمین فکر چو باغی و ماند ہوش	بر نو بہار او بکند ناز عندلیب
از حسن و عشق ہر سخنش مید ہد نشان	ہمراز گل باو شد و دمساز عندلیب
طوطی نگر ازو شدہ صد شکرین بیان	زو شد ہزار زمزمہ پرداز عندلیب
بنگر بحرف غنچہ شگفتست در چمن	بنگر بلفظ مید ہد آواز عندلیب
طوطی ازو چو طوطی ہندست در چمن	در باغ ازوست بلبل شیراز عندلیب
عابد اگر روی پی گلگشت سال او	در باغ فکر پا نہ نہد باز عندلیب

(۱۳۰۳) ۱۳۰۳ھ

معمای دوم

چہ رنگین کتابی است دیوان ہوش	گل از رشک او جامہ بر تن درد
چہ دیوان چو گلزار با رنگ و پوست	کہ از باغ رضوان سبق می برد
سوادش چو شام وصال حبیب	بعاشق پیام نشاط آورد

بیاضش برنگ سحرگاه عید — صفاها فرو شد کدورت برد

حروف اندرو همچو گلها بباغ — لطافت بآغوش خود پرورد

دو ابرو رو بین که هر یک ازان — بدامان گل میزند دست رد

سطورش نگر همچو سنبل بباغ — برائی نظر دامها گسترد

ببین جان معنی که هر لفظ او — بخواهد که همرنگ بلبل پرد

ریاضی و چشم تماشا درو — غزالی بباغ ارم می چرد

گل سال تاریخش آمد بدست — در آمد چو عابد بباغ خرد

(۱۸۰۴) ۱۸۸۴ [illegible]

معمای سوم

زهی دیوان رقم زد هوشی ذی هوش — چمن زاریست آن دیوان مگر نیست

کدامی حرف او بر صفحه گل کرد — که گل از رشک او خون در جگر نیست

ببین چشم تماشا خونچکان است — چه مضمونش پر از رنگ اثر نیست

بهر جا مدحت زلف دراز است — سخن کوتاه و قصه مختصر نیست

بهر لفظی که می بینیم در وے — چو بلبل میپرد گو بال و پر نیست

بیا وصف لب و دندان درو بین — چرا گفتی که یاقوت و گهر نیست

بیاضش بین به پهلوی سوادش — مگو یکجا بهم شام و سحر نیست

نقاط و هم دوایر را نظر کن — چه گوئی انجم و شمس و قمر نیست

ببین بر تختهٔ نسرین است سنبل — سواد اندر بیاضش جلوه گر نیست

برخ دلبر کشیده دامن گل — دوایر در حروفش جلوه گر نیست
درو گلهای بوقلمون شگفتست — گزد باد سحر را هم خبر نیست
بیا گلچین گلشن بهره من — اگر دامن پر از گلهائے تر نیست
نگر از دیده کن گلگشت سالش — بباغ ہوش پائے راگذر نیست
(۱۳۱۴) (۱۳)

قطعه تاریخ در بحر فعلن فعلن فعلن فاع

ہوش نے لکھا اک دیوان — کیا دیوان معشوق لقا
جسکی شایق ہر دم آنکھ — جسپر جان و دل شیدا
چشم نظارہ طور بدوش — واہ رہی جلوۂ حسن ادا
دل پیمانہ بادۂ عشق — جان بیعانہ شوق لقا
دیدۂ ناظر چشمۂ نور — واہ رہی جوش بحر صفا
شاخ بنفشہ و نخل سمن — کاغذ لوح طلسم نما
حرف سے گل ساغر در دست — نقطے سے نرگس چشم کشا
شاہد مطلب دست بدست — بلبل معنی نغمہ سرا
دیکھکر اوسکا یہہ نیرنگ — ہوش مری نرہی برجا
تب یہہ لکھا مصرع سال — ہوش کا نغمہ ہوش ربا
۱۹۳۱ سمت

قطعه تاریخ در بحر فعلن فعلن فعلن فعلن

ہوش چہ دیوان گفت کہ رستہ — شجری در پس حجرۂ فکری

مصرع سالش گفتم عابد	ثمر ی نورس شجرهٔ فکری

۱۸۸۴ عیسوی

ولہ

دیوان چہ گفت ہوش سخن سنج و نکتہ دان	درسلک نظم خوش گہر آبدار سفت
تاریخ سال او طلبیدم ز فکر خود	ہاتف روان بگوش دلم نظم ہوش گفت

۱۳۰۱ ہجری

ولہ

سیر دیوان ہوش داد مرا	فکر از عاشقی و معشوقی
مصرع سال گفتم ای عابد	ذکر از عاشقی و معشوقے

۱۹۴۱ سمت

نقل خط جناب عابد صاحب

جناب مخدوم من - تسلیم - آپکا خط معہ دیوان آیا - شوق نے بڑہکر ہاتون ہاتہ لیا آغوش آرزو کے طرح کہولا پڑا - سبحان اللہ دل بہاتے ہوئے فقرے طوطی کے ساتھہ ہمکلامی کو آمادہ جی دکہاتے ہوئے مضمون بلبل کے ساتہ نغمہ سرائی کو سرگرم زیادہ - ہر بیت مانند بیت ابروی بتان دل کی خانہ بربادی مین فرد اور طاق - ہر شعر برنگ طرۂ شبرنگ محبوبان چشم تماشہ کی رہزنی مین مشتاق - بندش چست - مضمون درست - مصرعے تلے ہوئے شعر رسے ہوئے - قافیئے بولتے ہوئے - سینے مین دل کو ٹٹولتے ہوئے

نتوانم کہ کنم مدح سخن سنجی تو	نہ سخن گفتئی در سفتئی درسلک قلم

قصہ کوتاہ دیوان دیکھکر طبیعت بہڑک گئی اور دل نہایت مشتاق ملازمت

ہوا گر آب و دانہ مانع وقت ہے حسب الارقام شریف سات قطعات تواریخ
لکھکر ارسال خدمت کرتا ہوں ان قطعات میں تین معمے ہیں اور چار سادہ قطعے
ہر معمے کو اوسکے نیچے حل کر دیا ہے امید رکھتا ہوں کہ ہمیشہ کار لائق اور کلام فائق
سے یاد و شاد فرمایا کیجئے آرزو مند ملازمت کمترین عابد حسین سہسوانی

شکستہ رس - نازکخیال - دقیقہ سنج شیرین مقال - افصح فصحای زمان - اکمل
شعرائی دوران - جناب مہاراج کشن لال صاحب میر منشی
ایجنسی بیکانیر متخلص بہ مقتول ساکن سکندرہ راؤ ضلع علیگڑھ ملک راجپوتانہ
نے حسب فرمایش جناب ہوش یہہ نظم لکھا -

متخلص ہوش سعادت کوش
خدمت پہ نظر گنہہ فراموش

باحشمت و جاہ فخر عالم
ڈپٹی صاحب مجسٹریٹ اعظم

حاکم اسٹیٹ نارتھ ارکاٹ
آرنی میں قیام گاہ کا ٹھاٹ

شوق دیدار بر محل ہے
لکھنے میں سواد چشم حل ہے

صد شکر کہ زندگی ہے قائم
اور خیر طلب جناب دائم

دیوان سعہ خط لامع النور
مانند وحی رسید از دور

ہر حرف سے وصف جلوہ گر ہے
بخواستہ نقد دل نذر ہے

دیکھیں جو الف کو سر فراز ہت
گر جائیں زمین میں بکلم و کاست

بے اس خوبی سے بے بہا ہے
واللہ کہ ذال کی عصا ہے

دیکھا جس دن سے جیم گلزار
تحریر مین ڈ ر عیان ہے
دندانہ سے دیکھ خندان
ہے غیرت چشم دلربا صاد
گر یک نگہہ چشم ط پہ پڑ جاے
نرگس تمثال دیدہ عین
ف غارت نافہ ختن ہے
سنگینی جو قاف مین عیان ہے
ہم لام ہے لام لام کاکل
جدا ز دنبالہ میم حیران
اللہ رے وصف نون کاکل
ے کی تو رسیدگی ہے ظاہر
ہر شعر مین ما سوا نوا در
سمجھا جو لکھا ہے تمنے دیوان
ہر لفظ مین ہے گھلا ہوا قند
ہین دام سخن مین مرغ دل صید
تاریخ طلب جو ہو تو تعجیل

کھایا ہے گلون نے بر جگر خار
دُر سلک سطر کی درمیان ہے
توڑی پروین نے اپنی دندان
ہم کرتے ہین اس پہ بر ملا صاد
چشم انجم کشادہ رہجاے
ہشکل فرخ ہے صورت غین
اور کاف بہ شکل کاف کن ہے
کوہ قاف مین اسقدر کہان ہے
اس لام سے مہوشون کو ہے جُل
خارید قفاے نازنینان
ہے ماہ دو ہفتہ داغ در دل
ہے خوض مین واو کا نگون سر
ہے لا کا حکم صادر
(لام الف)
اے ہوش سخن مین ڈالدی جان
لب وقت کلام ہوتی ہین بند
دریا کو کیا ہے کوزہ مین قید
ہر حال مین لازم آئی تعجیل

یا رب آسان ہو تکمیل تاریخ | طبیعت کرتی میل تاریخ

تاریخ عبارت ہو نہ منظوم ۱۳۰۱ھ | کر ذکر النظم کا بھی مذکور ۱۸۸۴ع ۱۹ اس

گر یہہ بھی تہ خط قلم ہے | یک قطعہ علیحدہ بھی رقم ہے

بر شاہ بہ حرف حیلہ سازی | بی ربطی سے ان دنون ہے بازی

لگا ہے ماہی سخن کا چرچا | الورمین ضرور بیشتر تھا

جب سے ہوا ہے کا نیر آنا | اس شغل سے نے مجھہ سے بڑھانا

بالفعل جو کار ہے بکثرت | دم لینے کی ملتی ہے نہ فرصت

صد شکر کہ کل وہ پھر پر | والا نامہ ہوا میسر

مشکل ہوا شام کا پکڑنا | شب کاٹ کے صبح کا ہی لینا

الغرض کہ چند چھوڑ کر کام | مشکل سے کیا ہے اوس کا انجام

گر کوئی سخن ہوا ور ایجاد | مجھکو بھی ضرور کیجیے یاد

لائق جو یہان کے ہو کوئی کام | بندہ حاضر ہے بے سر انجام

فرصت نہین زیادہ تر میسر | مقتول دعا پہ خاتمہ کر

اس ہوش کو اس سخن کو دائم | اللہ رکھے جہان مین قائم

قطعہ

تاریخ نظم ہے نے مین دیوان ہوش کی | کرتا ہون غور کیونکر ہر چند چشم ہوش

جستا نہین خیال مین مقتول غیر ازین | تحریر کرکے بھیجدی تاریخ نظم ہوش ۱۳۰۱

جناب ہوش صاحب نے انکے جواب مین یہ نظم لکہا

اے مشفق و مہربان سلامت
خورشید سپہر مہر و الفت
افزون ہو تمہارا عز و اقبال
تحریر سے ہے فزون مرا ذوق
نامہ جو لکہے تہے آپ منظوم
ہر حرف سے شیوہ دوستی کا
بیشک ہے مقال تیرا شیرین
ہر لفظ مین تیرے یک ادا ہے
مصرع ہر ایک شاخ گل ہے
خط کا تو لفافہ عطر دان تہا
غم سے ہے خمیدہ جب سے نو
کیا خوب لکہا ہے میر منشی
گلزار کا نامہ مین تہا سامان
الفت کی لگائی آپنے بیخ
سب مین تو ہے نظم ہوش کیا خوب
بار منت سے ہون خمیدہ

یاد آور دوستان سلامت
اے چرخ سخن کے ماہ انور
اے دوست مرے محب گشن لال
اچہی تو گذرتی ہے ہماری
ہر لفظ کیا بغور مفہوم
تو فن سخن مین ہے یگانہ
پیارا ہے سخن کا طرز و آئین
نازک ہے خیال فکر عالی
ہر دایرہ اوسمین جام مل ہے
حسرت سے کہے ہین دیکہہ مہر و
وصف اوس مصرع کی مجہسے کیا ہو
ہر بیت ہے اوسکی برج میزان
سمجہا آیا چمن خرامان
وہ چار ماہ ہے ہین پراز نور
ہر شخص کے وہ ہوا ہے مرغوب
ممنون بہت مین انکا ہون

اے شمع تلطف و محبت
ہر لفظ ترا ہے ایک اختر
ہے دید کا آپکے بہت شوق
مطلوب ہے خیریت تمہاری
ہر لفظ سے خلق ہے ٹپکتا
مداح ترا ہے یک زمانہ
طوطی سخن کہون بجا ہے
الفاظ مین شعر کے لآلی
ہر لفظ سے عطر تہا مہکتا
ملتا وہ اگر بناتے ابرو
نامہ کی ہے بیت بیت خوبی
سانچے مین ڈہلی تلی ہے یکسان
دیوان کی بہیجکر تواریخ
ہر ایک ہے ٹہیک چشم بد دور
اوصاف ہین آپکے حمیدہ
مشکور ہوا جناب کا ہون

اعدا مقتول کے ہو مقتول ۔ اللہ کرے دعا یہ مقبول ۔ ملجائے خطاب راے رایان

مقتول رہے ہمیشہ شادان ۔ ہر روز بڑھے ہماری الفت ۔ دشمن کے نصیب ہو کدورت

انکھوں سے اگرچہ دور ہے ہوش ۔ دل سے نہ کرو اوسے فراموش

جناب شاعر بلند مقال ۔ مستند ارباب کمال ۔ مخترع مضامین تازہ ۔ مبدع نزاکات بے اندازہ محمد وزیر صاحب متخلص وزیر تاجر عظیم آبادی مالک و مہتمم گلدستۂ نتیجہ سخن و پرس کلکتہ جناب ہوش صاحب کے فرمایش پر یہہ چند قطعات تاریخ کو تحریر فرمایا

قطعہ تاریخ اول بابت ۱۳۰۱ ہجری

زہی شان اعظم خہی رنگ فکر ۔ ہین سرسبز جس سے نہالات ہوش

پئے سال ہجری ہے گویا وزیر ۔ کہ رنگ بہار کمالات ہوش

۱۳۰۱ھ

قطعہ دوم بابت ۱۸۸۴ء

چھپے خوب اشعار رنگین ادا ۔ ہوئے جس سے ظاہر کمالات ہوش

سن عیسوی بہی لکھو تم وزیر ۔ زہی دلنشین ہے خیالات ہوش

۱۸۸۴ء

قطعہ سوم بابت ۱۲۹۴ فصلی

نہ سرسبز کیونکر ہو نخل مراد ۔ چھپا شکر خالق یہہ دیوان ہوش

لکھو سال فصلی کا بہی اے وزیر ۔ مسرع پھلی پھولی بستان ہوش

۱۲۹۴

قطعہ چہارم بابت شمسی [illegible]

عجب طرفہ رنگین یہ دیوان چھپ — کہ ہی جمع اس جا پہ سامان ہوش
پئے سال بنگلہ بھی کہدو وزیر — مصفّا بہار گلستان ہوش ۱۲۹۱ بنگلہ

شاعر خوش گفتار فخر روزگار جناب خان بہادر شیخ احمد حسین خان صاحب متخلص بہ **مذاق** تعلقہ دار پریانوان ضلع پرتاب گڑھ ملک اودہ نی حسب فرمایش جناب **ہوش** یہ قطعہ تاریخ موزون فرمایا

ہوش نے دیوان لکھا ای مذاق — قلزم طبع رسا کا ہے یہ جوش
مین نے لکھا مصرعۂ تاریخ طبع — بامذاق ایدل ہی یہ دیوان ہوش ۱۳۰۱ھ

شاعر شیرین زبان سحر بیان جناب محمد فصاحت حسین صاحب **حسرت** سررشتہ دار منصفی بانکا نے جناب **ہوش** صاحب کے طلب پر یہہ تاریخ تحریر فرمائی

سواد اعظم ہندوستان مین — یہہ دیوان ہوش کا چھپکر جو نکلا
کہا حسرت نے یہ از روی انصاف — کلام شاعری مثل دانا ۱۳۰۱ھ

از نتائج طبع گرامی سفینہ دریای خوش کلامی جناب مولوی حکیم محمد جعفر صاحب گوپاموی متعلقہ ضلع ہردوئی ملک اودہ متخلص بہ **ساقی** شاگرد جناب مولوی امام بخش صاحب صہبای دہلوی مقیم ریاست بلاپور —

کرد چو تصنیف نو ہوش ز طبع سلیم — نغمۂ داؤدیش رفت بشہر و بلاد
طرفہ کلامش ببین طرز بیانش ببین — زمزمۂ دلکش است ہست نسیم مراد
فکر رسا چو شد در سر من بہر سال — تا کہ ز اعداد او در دلم آید بیاد

ساقی شوریدہ سرازدل گلچین بجست | از پی تاریخ اوسنہ۔ گل باغ مراد ۱۲۹۸ھ

شاعر شیرین گفتار جناب منشی نثار حسین صاحب متخلص نثار مالک و مہتمم گلدستہ پیام یار لکھنؤ نے حسب فرمایش جناب ہوش یہہ قطعات تاریخ روانہ فرمائی

مہربان میری محمد اعظم والا حشم | ہین عجب اہل ہنر کیا اسمین قیل وقال ہی
ہوش ہی انکا تخلص واہ رہی طرز بیان | سامنی اونکے زبان بہی بلبلون کی لال ہی
یہہ سر الہام سی آئی ندا مجہکو نثار | چہپ گئی جب نظم نادر طبع کا یہ سال ہی ۱۳۰۱ھ

قطعۂ دیگر

چہپا حضرت ہوش کا جب کلام | ہوا شاعرون کی طبیعت کو جوش
ندا دی یہ ہاتف نی ہنگام فکر | نثار اوسکی تاریخ ہی۔ نظم ہوش ۱۳۱۱ھ

شاعر نامی سخنور گرامی جناب حکیم سید بندہ رضا صاحب متخلص آرزو بلگرام نے حسب طلب یہ تاریخ روانہ فرمائی۔

خیالات بلند ہوش دیدم | بود از وصف آن افکار قاصر
پئی تاریخ او در صنع نادر | رقم کن آرزو۔ دیوان نادر ۱۳۱۱ھ

قطعہ تاریخ از افکار گہربار جناب محمد یعقوب خانصاحب متخلص بہ ہوش مقیم ڈیرہ دون علاقہ مغربی وشمالی صوبہ جات ہندوستان

ہوش کا دیوان چہپا ہی بی مثل | اہل فصاحت مین مسلم ہی یہہ
فکر تہی تاریخ کی مد ہوش کو | [illegible] ہی یہہ

شاعر بی نظیر دبیر جادو تقریر جناب سید محمد حسین صاحب قادری چشتی
متخلص بسمل وکیل ٹونک کوہ آبو نے حسب فرمایش یہہ قطعہ تاریخ تحریر فرمایا

واہ کیا لکھا ہی دیوان جناب ہوش نے | جسکا ہر یک لفظ گنج معنی اسرار ہی
جمع گلہای مضامین اسمین ہین ہر رنگ کے | تختہ کاغذ بہی رشک تختہ گلزار ہی
فکر سال طبع مین اسطرح از روی بہار | بول اٹہا بسمل کہ دیوان گلشن بیخار ہی

۱۳۱۱ھ

شاعر بلند پایہ جناب مرزا اشتیاق حسین صاحب نظم مہتمم مطبع انیس ہند
آگرہ نے قطع تاریخ سنہ سمت حسب فرمایش جناب ہوش یہہ تحریر فرمایا

فکر سمت چو بود در خاطر | بہر تاریخ طبع لیل و نہار
از سر بوی گل سروش نظم | گفت دیوان غیرت گلزار

سمت ۱۹۴۷

جناب معلی القاب والا شان سحر بیان نواب مہدی حسین خان
صاحب متخلص رفعت رئیس لکھنو شاگرد جناب جلال صاحب لکھنوی
حسب طلب یک قطعہ تاریخ روانہ فرمایا

شاعر بی نظیر ہین ہوش تخلص انکا ہی | انکے بہی دیوان کا ہوگا جہان مین خروش
طبع کا یہ سال تم جلد ای رفعت لکھو | ہوش ربا کلام سحر آج اوڑی بلبل کی ہوش

۱۳۱۱ھ

شاعر نازک خیال شیرین مقال جناب محی الدین حسین خانصاحب متخلص بہ تسلیم
مدراسی نے حسب فرمایش یہ دو قطعات تاریخ تحریر فرمائے

جسنے دیوان حضرت [illegible] لکہا | عالم و خوش فہم و شاعر بی نظیر و بی مثال

ازپی طبعش بگفته هاتفم تسنیم زار — دفتر پاکیزهٔ اشعار - سال نیک فال
١٣٠١ھ

قطعه دیگر

حضرت اعظم ذی شان و وہ دیوان لکھا — جسکے ہر ہر شعر میں شوخی ہی اور ناز و ادا
ہیں مے تسنیم حزیں تاریخ اوسکی طبع کی — نام آور دفتر اشعار رنگیں کہدیا
١٨٨٤ء

نقل خط جناب تسنیم صاحب مدراسی

صدر نشین بزم سخندانی بلبل زمزمه پیرای چمنستان معانی جناب مولانا مولوی محمد اعظم صاحب گھٹالہ بہادر قادری ہوش دام اقباله السلام بلیغ تحفه سلامی که طره دستار آداب و انکسار است مرتسم صفحه خاطر ملکوت ناظر گردانیده می آید که تا منا می صحیفه گرامی بصحابت **دیوان فیض بنیان** والا بساعت سعید ورود فرمود و نگهه گیریان وصول گردیده ع امی وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی - **عالی جنابا** دیوان فصاحت بنیان را از اول تا آخر دیدیم و بسیار پسندیدیم - و بی اختیار برنگینی مضامینش - و نوی الفاظ و معانیش آفرین ها گفتیم و بسیار جوهر لوم مدح و ثنا سفتیم چه بنا دفتر فصاحت و بلاغت گنجینه طلاقت و لافت که گلگشت خیابان الفاظ و معانی رنگین او یادم از سیر روضه رضوان میدهد بل شگفتگی گلهای تازه بهارش صد هزاران باغ جنان خنده می زند خلاصة الکلام پایه نظمش که مدح سرای کلام والاکه مستغنی عن المدح والثنا می باشد لب کشاییم -
اینک حسب الحکم والا دو تاریخ دیوان مذکور حواله کلک ضرعت سلک می نماییم ع گر قبول افتد زهی عز و شرف -
زیاده حد ادب ... بیاده که نیم چه نویسیم ٢١٢٢٢ احقر فقیر الدین حسین خان تسنیم عفی عنه

[illegible]